بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۷ صلح ۱۳۴۴ ہش ۳ رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ ۷ جنوری ۱۹۶۵ء | نمبر ۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۶ جنوری بوقت ۹½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی اور بے چینی بھی کم ہوئی اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تنعّم اور آرام کی زندگی خدا تعالیٰ سے تعلق منقطع کرا دیتی ہے

رنگ رلیوں میں رہنے سے آخر خدا کا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے

"یہ ایک ابتلاء ہے۔ کوئی مامور نہیں آیا جس پر ابتلاء نہ آئے ہوں۔ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قید کیا گیا اور کیا کیا اذیّت دی گئی۔ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا سلوک ہوا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا محاصرہ کیا گیا۔ مگر بات یہ ہے کہ عاقبت بخیر ہوتی ہے۔ اگر خدا کی سنّت یہ ہوتی کہ مامورین کی زندگی ایک تنعّم اور آرام کی ہو اور اُن کی جماعت پلاؤ زردے وغیرہ کھاتی رہے تو پھر اور دنیا داروں اور ان میں کیا فرق ہوتا۔ پلاؤ زردے کھا کر الحمد للہ وشکراً للہ کہنا آسان ہے اور ہر ایک بے تکلف کہہ سکتا ہے لیکن بات یہ ہے جب مصیبت میں بھی وہ اسی دل سے کہے۔

مامورین اور ان کی جماعت کو زلزلے آتے ہیں ہلاکت کا خوف ہوتا ہے طرح طرح کے خطرات پیش آتے ہیں۔ کُذِبُوا کے یہی معنے ہیں۔ دوسرے ان واقعات سے یہ فائدہ ہے کہ کچوں اور پکوں کا امتحان ہو جاتا ہے کیونکہ جو کچے ہوتے ہیں ان کا قدم صرف آسودگی تک ہی ہوتا ہے۔ جب مصائب آئیں تو وہ الگ ہو جاتے ہیں۔

میرے ساتھ یہی سنّت اللہ ہے کہ جب تک ابتلاء نہ ہو تو کوئی نشان ظاہر نہیں ہوتا۔ خدا کا اپنے بندوں سے بڑا پیار یہی ہے کہ اُن کو ابتلاء میں ڈالے جیسے کہ وہ فرماتا ہے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ یعنی ہر ایک مصیبت اور دکھ میں ان کا رجوع خدا تعالیٰ ہی کی طرف ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے انعامات انہی کو ملتے ہیں جو استقامت اختیار کرتے ہیں۔ خوشی کے ایام اگرچہ دیکھنے کو لذیذ ہوتے ہیں مگر انجام کچھ نہیں ہوتا۔ رنگ رلیوں میں رہنے سے آخر خدا کا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔"

(البدر ۸ مارچ ۱۹۰۴ء)

اخبار احمدیہ

٥- ربوہ ۶ جنوری۔ کل تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء اور اساتذہ کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس میں اکثر اساتذہ کرام نے محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب سیکنڈ ماسٹر مرحوم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعد میں ان کی وفات پر ایک تعزیتی قرارداد منظور کی گئی۔

٥- تحریک جدید کا سال ۳۰ اختتام پذیر ہو چکا ہے۔ لیکن ابھی خاصی رقم جماعتوں کی طرف بقایا کی صورت میں پڑی ہوئی ہے۔ مبلغین ممالک بیرون سے بے انصافی ہو گی اگر ان کا مقرر کردہ بجٹ بروقت پورا نہ کیا گیا۔ اور بجٹ اسی صورت میں پورا کیا جا سکتا ہے۔ جب احباب جماعت اپنے وعدوں کو پورا کر دکھائیں۔ پس عہدہ داران جماعت سے تاکیداً گزارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ رقم مرکز میں جمع کروانے کا پورا اہتمام فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے فرائض کی کما حقہ ادائیگی کی توفیق سعید بخشے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

٥- محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ علاقائی امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور اور محترم جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ نے فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی صدارتی انتخاب میں نمایاں کامیابی پر ان کی خدمت میں مبارکباد کے علیحدہ علیحدہ برقی پیغامات ارسال کئے ہیں۔ ہر دو برقی پیغامات میں مبارکباد پیش کرنے کے علاوہ دعا کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی راہنمائی فرمائے۔ اور پاکستان کے استحکام اور ترقی و خوشحالی کے ضمن میں ان کی مساعی کو بارآور کرے آمین۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ جنوری ۶۵ء

تفہیماتِ ربّانیہ

عشرۂ کاملہ کے جواب میں "تفہیماتِ ربانیہ" کا نیا ایڈیشن ۱۹۶۴ء کے جلسہ سالانہ کے تحفوں میں سے ایک تحفہ ہے۔ یہ نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا تجویز کردہ ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس نام میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان مشن کی طرف اشارہ موجود ہے جس کے لئے آپ اس آخری زمانہ میں خاص طور پر مبعوث کئے گئے۔ اور وہ مشن یہ ہے کہ اسلام کے متعلق جو غلط فہمیاں غیر مسلموں اور خود مسلمانوں میں امتدادِ زمانہ کے ساتھ ساتھ پیدا ہو گئی ہیں ان کو الٰہی ہدایت کے مطابق دور کیا جائے۔ اور اسلام کا صحیح چہرہ دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ اس آخری زمانہ کے مامور کو حکم و عدل بھی کہا گیا ہے۔

دنیا میں جو غلط فہمیاں غیر مسلموں نے اسلام کے متعلق پھیلائی ہوئی ہیں ان کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ اس مختصر مضمون میں ان کا ذکر مختصراً بھی دشوار ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اسلام کے ائمہؒ اور صلحاء نے ہر زمانہ میں اپنے اپنے وقت کے لحاظ سے ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کی ہے اور انہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ باوجود مغالطوں کے گرد و غبار کے اسلام کی روشنی پھیلتی چلی گئی ہے اور ہر زمانہ تک عملاً بھی صحیح اسلام پہنچتا رہا ہے تاہم باطل کے بادل ہر وقت اسلام کے روشن چہرہ پر اپنی تاریکیوں کا سایہ ڈالتے رہے ہیں تا آنکہ ہمارے زمانہ میں یہ بادل اور گرد و غبار زیادہ سے زیادہ دبیز ہو گیا ہے اور اللہ تعالےٰ کی رضا کے مطابق ضرورت تھی کہ اسلام کے روشن چہرہ کو اپنی پوری آب و تاب سے نمایاں کیا جائے اور ہر تاریکی پر تحقیق اور دلائل کی شعاعیں ڈالی جائیں تاکہ دنیا کی عام ذہنیت کے ارتقاء کے ساتھ ساتھ اسلام کی حقانیت بھی زیادہ سے زیادہ نمایاں ہوتی جائے اور سعید روحیں ان مغالطوں کے گرد و غبار کی وجہ سے تعلیماتِ الٰہیہ سے محروم نہ رہ جائیں۔

اس لئے یہ ضروری تھا کہ جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام کے چہرے سے بادلوں کی تاریکیوں کے گرد و غبار اٹھانے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوتے تو ہر طرف سے آپ کے سامنے وہ اعتراضات پیش ہوتے جو اپنوں اور بیگانوں نے اسلام اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے متعلق دلوں میں پال رکھے ہیں۔ ضروری تھا کہ تمام دنیا اپنے اپنے مغالطے لے کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس آتے تاکہ وہ ان اعتراضات کی جانچ پڑتال کر کے تفہیماتِ ربانیہ کا دروازہ کھولیں اسلئے جو اعتراضات احمدیت پر غیر مسلموں اور مسلمانوں کی طرف سے کئے جاتے ہیں احمدیت ان کا خیر مقدم کرتی ہے کیونکہ جب تک یہ اعتراضات پوری طرح حکم و عدل کے سامنے پیش نہ ہوں وہ اپنا فیصلہ نہیں دے سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ مولوی ابو العطاء صاحب کی ایک تصنیف کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے "تفہیماتِ ربانیہ" رکھا ہے کیونکہ اس تصنیف میں ان اعتراضات کا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفہیمات کی روشنی میں جائزہ لیا گیا ہے جو احمدیت یعنی حقیقی اسلام پر کئے جاتے ہیں۔

یہ اعتراضات جن کا جائزہ لیا گیا ہے دراصل وہ مغالطے ہیں جن میں اربابِ زمانہ خواہ غیر مسلم ہوں یا مسلمان اسلام کے متعلق پڑے ہوئے ہیں۔ یہی وہ تاریکیوں کے بادل ہیں جن کو اسلام کے چہرہ سے دور کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام حکم و عدل بنا کر اس زمانہ میں بھیجے گئے ہیں تاکہ دجال اپنے پورے لاؤ لشکر کے ساتھ میدان میں نکل آئے اور اس کے ساتھ آخری جنگ لڑی جائے۔ اور اسلام کی تعلیمات کے مطابق دنیا میں وہ دور لایا جائے جس کے متعلق موعود کا عالم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں پیشگوئی کی گئی ہے کہ وہ جنگ و جدل کو دنیا سے ختم کر دے گا۔ اور تلوار سے نہیں بلکہ قلم سے تمام دنیا پر اسلام کو غالب کرے گا۔

جیسا کہ ہم نے کہا ہے "تفہیماتِ ربانیہ" میں ان اعتراضات کا جائزہ لیا گیا ہے جو احمدیت یعنی حقیقی اسلام اور بانیٔ احمدیت پر کئے جاتے ہیں اور جیسا کہ ہم نے کہا ہے یہ اعتراضات وہ مغالطے ہیں جن میں مسلم اور غیر مسلم اسلامی تعلیمات کے متعلق پڑ گئے ہوئے ہیں۔ تصنیف متذکرہ بالا میں اگرچہ بعض اعتراضات کو وسعت کے ساتھ صاف کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاہم یہ اس بحرِ ذخار کے چند قطرے ہیں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم الکلام کی صورت میں اللہ تعالےٰ کی رہنمائی میں ہم کو دیا گیا ہے۔ محترم مولوی ابو العطاء صاحب نے ان چند قطروں کو ایک جلد میں جمع کر کے ایسی صورت میں ہمارے ہاتھ میں دے دیا ہے کہ جس سے ہم اس بحرِ ذخار کی طرف رہنمائی پا سکتے ہیں۔

اس زمانے کے مغالطوں میں سے ایک عظیم اور نہایت خطرناک مغالطہ جو تفہیماتِ ربانیہ کے رو سے بنیادی حیثیت رکھتا ہے وہ یہ ہے کہ اب اللہ تعالےٰ کسی بشر سے ہمکلام نہیں ہوتا۔ اسلام کے سوا باقی مذاہب تو پہلے ہی سے اس کے منکر چلے آتے تھے۔ چنانچہ عیسائیت۔ ہندو مت۔ بدھ ازم وغیرہ تمام مذاہب مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کے اسی طرح منکر ہو چکے ہیں جس طرح ملحدین منکر ہیں۔ مگر نہایت افسوسناک امر یہ ہے کہ یہ مرض مسلمانوں میں بھی اب خطرناک حد تک در آیا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ ہر وقت اپنے مجددین اور صلحاء کے ذریعہ اس حقیقت کو واضح کرتا رہا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بنیادی مغالطہ پر سب سے کاری ضرب لگائی ہے۔ اور نہ صرف براہین و دلائل سے بلکہ اپنے عملی نمونہ سے بھی اس خطرناک مغالطہ کا قلع قمع کر دیا ہے۔ اور نہایت واضح دلائل نظری و عملی سے ثابت کر دیا ہے کہ اللہ تعالےٰ آج بھی زندہ ہے اور وہ آج بھی مکالمہ و مخاطبہ سے دنیا کی اسی طرح رہنمائی کرتا ہے جس طرح وہ پہلے کرتا تھا اور قیامت تک ایسا کرتا رہے گا۔

"تفہیماتِ ربانیہ" میں درحقیقت اسی بنیادی مغالطہ کی تردید مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کی روشنی میں تقریباً ہر ممکن پہلو سے کر دی گئی ہے۔ مثلاً فصل اول میں دس کاذب مدعیانِ نبوت کے حوالہ سے اس اصول کی وضاحت کی گئی ہے جس سے قرآنِ کریم سچے اور جھوٹے مدعی میں امتیاز کرتا ہے۔ آیہ خاتم النبیین کا غلط مفہوم لینے کی وجہ سے مسلمان بھی اس غلطی میں پڑ گئے کہ اب کسی قسم کا نبی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد قطعاً آ ہی نہیں سکتا۔ یہاں تک کہ آخر انہوں نے مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

نئے اُفق سے اُبھرتے جہاں کو میرا سلام

نئی زمیں کو نئے آسماں کو میرا سلام
شہِ لولاک و مسیحِ زماں کو میرا سلام

نئے ہیں مشرق و مغرب نئے شمال و جنوب
نئے اُفق سے اُبھرتے جہاں کو میرا سلام

صلیبیں ٹوٹ گئیں قتل ہو گئے خنزیر
صریرِ خامہ و تیغِ زباں کو میرا سلام

وہ آستاں کہ ہے جس کے قریب عرشِ عظیم
خلوصِ قلب سے اس آستاں کو میرا سلام

ہر اک وطن میں بنانا ہے قادیاں تنویر
مرے وطن کو مرے قادیاں کو میرا سلام

اسلام میں نبوّت کا تصوّر

اور

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا دعوےٰ

تقریر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء کے موقعہ پر مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۶۴ء کے پہلے اجلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا موضوع پر جو تقریر فرمائی وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ (الاحزاب ۴۱)

وَاِنِّیْ وَرِثْتُ الْمَالَ مَالَ مُحَمَّدٍ
فَمَا اَنَا اِلَّا اٰلُهُ الْمُتَخَیَّرُ
وَکَیْفَ وَرِثْتُ وَلَسْتُ مِنْ اَبْنَاءِهٖ
فَفَکِّرْ وَهَلْ فِیْ حِزْبِکُمْ مُتَفَکِّرٌ
اَتَزْعَمُ اَنَّ رَسُوْلَنَا سَیِّدَ الْوَرٰی
عَلٰی زَعْمِ شَانِئِهٖ تُوُفِّیَ اَبْتَرَا
فَلَا وَالَّذِیْ خَلَقَ السَّمَاءَ لِاَجْلِهٖ
لَهٗ نَسْلُهٗ وَلَدُهٗ اِلٰی یَوْمِ مَحْشَرٖ

انسان کی پیدائش کی علت غائی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی شناخت اور عبودیت کے لئے پیدا کیا ہے۔ یہی اس کی پیدائش کی علت غائی اور یہی اس کا مقصود ہے۔ انسان کی ساری طاقتیں اور وہ سب قوےٰ جو اس کی فطرت میں ودیعت کئے گئے ہیں۔ اور اس کی روح کا سارا شور اور جوش اسی خاطر ہے کہ وہ اپنے خدا کو شناخت کرے۔ اور اس کی عبادت میں ایسا محو ہو کہ اپنی اطاعت کے آئینہ میں اس محبوب حقیقی کا چہرہ دیکھ لے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ عبودیت کا مقام انسان کو اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس کو کامل معرفت اور کامل یقین میسر نہ آجائے۔ ایسی معرفت اور ایسا یقین، جس کے نتیجہ میں سفلی خیالات مرجاتے ہیں اور خدائے بزرگ و برتر کی تجلیات اس طرح سے اس کی روح پر ظاہر ہوتی ہیں کہ اس کی عظمت کے خیال اور اس کے جبروت کے تصور سے گناہ کا سارا میلان ختم ہو جاتا ہے۔ اور ناپاک خیالات اور گندی زلیست کو وہ خدا کے خوف سے چھوڑ دیتا ہے۔ اور اس کی محبت کے حصول میں نیکی اور تقوےٰ کے میدان میں قدم آگے بڑھاتا ہے۔ یہ معرفت تامہ اور یہ یقین جو گناہ سوز ہوتا ہے۔ محض عقلی تدبیروں اور دماغ کی کاوشوں سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ یقین ان روحانی طاقتوں کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ جو ظاہری حواس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے محض خدا شناسی کی خاطر انسان کو دے رکھی ہیں یعنی دل کی آنکھوں کے ذریعہ جن سے انسان خدا کی تجلیات کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اور دل کے کانوں سے جن کے ساتھ انسان خدا کا کلام سنتا ہے۔

اللہ تعالیٰ پر یقین کامل کس طرح پیدا ہو سکتا ہے

یہ بہت سچی اور پکی بات ہے کہ یقین کامل جس کے بغیر انسان عبودیت کا سبق نہیں سیکھ سکتا۔ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں صدق و وفا کا نمونہ نہیں دکھا سکتا، اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا جب تک وہ خدا جو وراء الوراء ہے خود اپنی ہستی کو ظاہر نہ کرے۔ اور خود انا الموجود کہہ کر اپنی ہستی اور ذات و صفات کا ثبوت نہ دے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا عبد بننے کے لئے پیدا کیا ہے وہاں اسے وہ استعداد بھی دی ہے جس کے ذریعہ وہ اپنے خدا کے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف ہو سکتا ہے اور اس کا شیریں اور جان ڈالنے والا کلام سن سکتا ہے۔ یہ استعداد کمی اور بیشی کے ساتھ ہر انسان کو اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے۔ اور ہر انسان کو اس کی استعداد کے مطابق اور اس صدق و وفا کے مطابق جو وہ خدا کی راہ میں دکھاتا ہے۔ اور اس صفائی کے مطابق جو وہ اپنے دل میں پیدا کرتا ہے اس نعمت سے حصہ دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی بھی انسان کو اور کسی بھی زمانے کے انسان کو اس استعداد سے اور اس نعمت یعنی مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کے پانے سے جو اس کی ذات کی معرفت کاملہ کے لئے ضروری ہے محروم نہیں رکھا۔ ہر انسان اپنی اپنی استعداد کے موافق اس نعمت سے حصہ لے سکتا ہے۔ لیتا ہے اور لیتا رہے گا جب تک ایک بھی انسان دنیا میں موجود ہے۔ اور ایک بھی روح ایسی ہے۔ جو الست بربکم کے جواب میں بلیٰ کہنے پر آمادہ ہے۔ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ بند نہیں ہو سکتا کیونکہ اس رحیم و مہربان خدا کی شانِ کریمی سے بعید اور بہت بعید ہے کہ وہ اپنے بندوں کے دل میں اپنے پانے کی تڑپ تو رکھ دے اور ان کے سینوں میں اپنے عشق کی آگ تو لگا دے مگر وہ پانی جو اس آگ کو بجھا سکتا ہے آسمان سے نازل نہ کرے۔ اور وہ ذریعہ جس سے عاشقانِ الٰہی تسلی پا سکتے ہیں اور یقین کی دولت سے حصہ لے سکتے ہیں وہ ذریعہ بند کر دے۔ حضرت محی الدین ابن عربی نے کیا خوب کہا ہے کہ اگر خدا کی باتیں اور اس کی طرف سے خبروں کا آنا بند ہو جائے تو اس کے عاشق کس طرح جی سکتے ہیں اور وہ غذا جس پر روح کی زندگی کا مدار ہے اس کے بغیر روحیں زندہ کس طرح رہ سکتی ہیں۔

روحانی کمال کے چار مدارج

غرض انسان کا روحانی کمال خدا تعالیٰ کی معرفت میں ہے۔ اور اس کمال کے حصول کا ذریعہ خدا کی پاک وحی ہے۔ جس کے پانے کی استعداد اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی فطرت میں رکھی ہے۔ بعض میں کم اور بعض میں زیادہ۔ اور ہر انسان جو اپنے نفس کی استعدادوں کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ اور اسے نفسانی خواہشات کی مٹی میں ملنے سے بچاتا ہے اپنی اپنی استعداد کے مطابق اس نعمت سے حصہ پا سکتا ہے۔

پھر جب کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کمال کو حاصل کرنے والے چار قسموں میں منقسم ہوتے ہیں۔ اور چار مراتب میں سے کوئی ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل کر لیتے ہیں۔ پہلا مرتبہ ان مراتب کمال میں سے صالحیت کا درجہ ہے جبکہ انسان محض للہ اپنی طاقتوں کو ضائع ہونے سے بچاتا ہے اور تقویٰ کی راہ پر قدم مارتا ہے تو اسے صالحیت کا مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ اس سے اوپر دوسرا درجہ شہیدیت کا ہے۔ جس میں انسان کی پاک صلاحیتیں اور بھی زیادہ اجاگر ہوتی ہیں اور انسان اپنے نفس کی قربانی سے خدا تعالیٰ کی تجلیات کا مشاہدہ کر لیتا ہے۔ اس سے اوپر صدیقیت کا مقام ہے۔ یہ ان لوگوں کو حاصل ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اور اس کی محبت میں صد درجہ صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ اور اس سے اوپر نبوت کا مقام ہے۔ یہ ان لوگوں کو حاصل ہوتا ہے۔ جو فانی فی اللہ ہونے کے لحاظ سے سب سے اوپر اور سب سے بڑھ کر ہوتے ہیں۔ اور بحر توحید میں غرق ہو کر آسمانی اسرار اور الٰہی معارف کے موتی حاصل کرتے اور نوع انسان کو اس دولت سے متمتع کرتے ہیں۔

تحقیق کی رو سے سچا مذہب وہی ہو سکتا ہے جو یقین کامل پیدا کر کے انسان کو خدا کا چہرہ دکھا سکے۔ اور انسان کی نجات کا ذریعہ بن کر اسے ان روحانی مراتب کے حصول کی راہ پر چلائے۔ اور مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف کر کے ان دلوں کو پاک کر سکے اور اس بات میں کمال ان ہی کو حاصل ہوتا ہے جنہیں انوار و برکاتِ نبوت سے کامل حصہ ملتا ہے اور اس قسم کی نجات کا دعوےٰ صرف اسلام کو ہے اور یہی ایک سچا دین ہے۔ کہ وہ انسانوں کو ان مراتب علیا تک پہنچا سکتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔ (البقرہ ع ۱۳)

گویا کہ اسلام کا لفظ ہی جو کامل نجات اور دیدار الٰہی پر دلالت کرتا ہے مستلزم ہے اس بات کو کہ ضرور اس کے پیروؤں میں سے ایسے لوگ ہوں۔ جو انوار و برکاتِ نبوت اپنے اندر رکھتے ہوں۔ پھر ان میں سے جو کامل طور پر فنافی الرسولؐ کے مقام پر ہو وہ ظلی طور پر محمد اور احمد کا نام پا کر نبی کہلائے۔

انعام نبوت

جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں۔ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ انعام جس کے حصول کے نتیجہ میں کوئی شخص نبی کہلاتا ہے۔ اگرچہ کامل طور پر تو نبیوں ہی کو حاصل ہوتا ہے۔ لیکن تھوڑا بہت حصہ اس نعمت کا اسلام کے سچے پیروؤں میں سے ہر ایک کو اس کی استعداد کے مطابق ملتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰئِكَةُ -

پس تمام مذاہب میں سے سچا دین اور زندہ مذہب صرف اسلام ہی ہے کیونکہ یہی وہ مذہب ہے جو انسان کو سچی نجات کی راہ دکھاتا ہے اور ان مراتب علیا تک ان کی رہنمائی کرتا ہے جن کا حصول اُس کی پیدائش کی علتِ غائی ہے۔ یہی ایک مذہب ہے جس کے ساتھ خدا کے زندہ نشانات ہیں اور یہی وہ شجرۂ طیّبہ ہے جو ہر زمانہ میں باذنِ الٰہی اپنے پھل دیتا ہے اور اس طرح اپنی زندگی کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے۔ "اسلام اس وقت موسیٰ کا طُور ہے جہاں خدا بول رہا ہے۔ وہ خدا جو نبیوں سے کلام کرتا تھا اور پھر چپ ہو گیا آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے"۔

غرض انسان کا وہ عظیم الشان مقصد جس سے وہ گناہوں اور گندی زیست سے نجات پا سکتا ہے یہی ہے کہ اُسے خدا تعالیٰ کی ذات و صفات پر اور اس کے وعدوں پر اور قیامت پر کامل یقین پیدا ہو اور یہ یقین پیدا نہیں ہو سکتا جب تک خدا تعالےٰ خود اس کے سامان نہ کرے اور اپنے کلام کے ذریعہ اپنی ہستی کا ثبوت نہ دے۔ یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ وہ دل ایک مُردہ دل ہے اور وہ انسان حقیقتِ انسانیت سے کورا ہے جس کے اندر خدا تعالیٰ کی محبت اور اُس کے مکالمہ کے پانے کا شوق نہیں اور وہ دین بھی سچا دین نہیں اور وہ نبی بھی خدا کی طرف سے نہیں جو اپنے پیروؤں میں خدا تعالیٰ کی ذاتی محبت کے پانے اور اُس ورآء الوریٰ ہستی سے ہمکلام ہونے کی تڑپ نہ پیدا کر دے اور پھر اس کے حصول کے ذرائع نہ دے۔ پس کیونکر ممکن ہے کہ اسلام جو دینِ کامل ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو اپنی فیض رسانی اور شفاعت میں سب سے کامل ہیں اپنے متّبعین کے لئے اس نعمت کے حصول کی راہ بند کر دیں یہ اُن ہی لوگوں کا خیال ہو سکتا ہے جن کے دل مُردہ ہیں اور جنہوں نے اسلام کے سچے اور قدرتوں والے خدا کو شناخت نہیں کیا اور جو ہمارے سیّد مولیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام کا کچھ بھی ادراک نہیں رکھتے اور اپنی تنگ دلی اور اپنے دل کے بُخل کو اس کامل انسان کی طرف منسوب کرتے ہیں جس کے متعلق خدا تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۝

حقیقت یہ ہے کہ ہمارے سیّد و مولیٰ شفیع الوریٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ راہ بند نہیں کی بلکہ آپ کی شفقت اور رحمت نے اور آپ کی شفاعت نے اس نعمت کے حصول کی راہ پہلے سے بڑھ کر کھول دی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جس کامل انسان پر قرآنِ شریف نازل ہوُا اس کی نظر محدود نہ تھی اور اس کی عام غمخواری اور ہمدردی میں کچھ قصور نہ تھا بلکہ کیا باعتبارِ زمان اور کیا باعتبارِ مکان اُس کے نفس کے اندر کامل ہمدردی موجود تھی اس لئے قدرت کی تجلیّات کا پورا اور کامل حصّہ اُس کو ملا اور وہ خاتم الانبیاء بنے مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحبِ خاتم ہے بجز اُس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا اور اس کی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہو گا اور بجز اُس کے کوئی نبی صاحبِ خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے اور اس کی ہمّت اور ہمدردی نے اُمّت کو ناقص حالت پر چھوڑنا نہیں چاہا اور ان پر وحی کا دروازہ جو حصولِ معرفت کی اصل جڑھ ہے بند رہنا گوارا نہیں کیا۔ ہاں اپنی ختمِ رسالت کا نشان قائم رکھنے کے لئے یہ چاہا کہ فیضِ وحی آپ کی پیروی کے وسیلہ سے ملے اور جو شخص امتی نہ ہو اُس پر وحیِ الٰہی کا دروازہ بند ہو۔ سو خدا نے ان معنوں سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھیرایا۔ لہٰذا قیامت تک یہ بات قائم ہوئی کہ جو شخص سچی پیروی سے اپنا امتی ہونا ثابت نہ کرے اور آپ کی متابعت میں اپنا سارا وجود محو نہ کرے ایسا انسان قیامت تک نہ کوئی کامل وحی پا سکتا ہے اور نہ کامل ملہم ہو سکتا ہے کیونکہ مستقل نبوّت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی ہے مگر ظلّی نبوّت جس کے معنی ہیں کہ محض فیضِ محمدؐی سے وحی پانا وہ قیامت تک باقی رہے گا تا انسانوں کی تکمیل کا دروازہ بند نہ ہو اور تا یہ نشان دنیا سے مٹ نہ جائے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمّت نے قیامت تک یہی چاہا ہے کہ مکالمات اور مخاطباتِ الٰہیہ کے دروازے کھُلے رہیں اور معرفتِ الٰہیہ جو مدارِ نجات ہے مفقود نہ ہو جائے"۔

(حقیقۃ الوحی ص ۲۸)

(باقی)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے (مینجر)

جماعتِ احمدیّہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء کی مختصر رُوئداد

بزرگانِ سلسلہ و علمائے کرام کی ایمان افروز تقاریر

۲۷ر دسمبر۔ پہلا اجلاس

۲۷ر دسمبر صبح سوا نو بجے جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ صدر نگران بورڈ کی صدارت میں شروع ہوُا۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغِ سلسلہ احمدیہ (انڈیا) نے تلاوت قرآن مجید فرمائی جس کے بعد مکرم مبشر احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھی

ذکرِ حبیبؑ

بعدہٗ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے ذکرِ حبیبؑ کے موضوع پر اپنی تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے اپنا تعارف کرانے کے بعد اپنے قبولِ احمدیت کے حالات بیان کئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک زمانہ کے متعدد ایمان افروز واقعات کا تذکرہ فرمایا۔

تقریر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب

آپ کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیلِ اعلیٰ تحریکِ جدید تقریر کرنے کے لئے تشریف لائے آپ کی تقریر کا موضوع تھا

"امریکہ میں تبلیغِ اسلام"

آپ نے اپنی تقریر میں پہلے امریکہ کے حالات کا ذکر کیا اور پھر ان کے فلسفۂ زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ گو وہاں مذہبی آزادی ہے لیکن آزادانہ اختلاط، جنسی بے راہ روی، شراب کے عام استعمال اور تعیش کے بڑھتے ہوئے رجحان کی وجہ سے وہاں پر لامذہبیت کا دَور دَورہ ہے اور ذہنی اطمینان و سکون یکسر مفقود ہے۔ آپ نے اسلام کے متعلق اہلِ امریکہ کے تصوّر کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یورپ میں ایک عرصہ تک اسلام کے خلاف جو منظم زہریلا پراپیگنڈا کیا گیا اس کا اثر امریکہ میں بھی پایا جاتا ہے اور بالعموم یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے اور قرآن مجید نے تلوار کے ذریعے ہی اسلام کو پھیلانے کی ہدایت کی ہے۔ اسی طرح اسلام میں عورت کے مقام کے متعلق بھی امریکہ میں بہت سی غلط فہمیاں موجود ہیں لیکن احمدی مبلغین کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں اب خیالات میں اور بالخصوص تعلیم یافتہ طبقہ کے خیالات میں خوشگوار تبدیلی پیدا ہو رہی ہے اور ان میں اسلام کے مطالعہ کا شوق بڑھتا چلا جا رہا ہے اسکے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ احمدیت کے ذریعے سے وہاں پر اسلام کی کس طرح تبلیغ شروع ہوئی ابتدائی دَور میں کن مبلغین کرام نے اس تبلیغ میں حصّہ لیا اور اس کے بعد کیا نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ اسی سلسلے میں آپ نے امریکہ کے احمدی نومسلموں کے اخلاص اور قربانیوں کے متعدد ایمان افروز واقعات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ بہت ذوق و شوق سے اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور قابلِ تعریف قربانیوں کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

اپنی تقریر کے آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے امریکہ میں تبلیغِ اسلام کے سلسلے میں پیش آمدہ مشکلات کی نشان دہی فرمائی اور بتایا کہ یہ مشکلات گو ہماری راہ میں حائل ہیں لیکن ہمیں کامل یقین ہے اور حالات اسکی تائید کرتے ہیں کہ امریکہ میں اسلام کا مستقبل اللہ تعالےٰ کے فضل سے روشن ہے اور وہ دن دور نہیں جبکہ وہاں پر بھی اسلام کا بول بالا ہو گا (انشاء اللہ)

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی تقریر کے بعد محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب تقریر کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے

"موجودہ زمانہ کے مذہبی رجحانات اور اسلام"

کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے موجودہ زمانہ کے مذہبی رجحانات کا جائزہ لیتے ہوئے سب سے پہلے عیسائیت کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ عیسائیوں میں اس وقت دو رَوئیں چل رہی ہیں ان میں سے ایک رَو مذہبی آزادی کی رَو ہے۔ چنانچہ عیسائیوں کا یونیٹیرین فرقہ اسی رَو کا مظہر ہے بادی النظر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید اس فرقہ کے افراد توحید کے قائل ہیں لیکن دراصل وہ توحید کے قائل تو نہیں ہیں البتہ وہ تثلیث کو اپنے عقیدہ کا جزو قرار نہیں دیتے اور اپنے تئیں لبرل خیالات کے حامل سمجھتے ہیں یعنی مذہب کو ... سے نسبتاً آزاد۔ دوسری رَو یہ ہے کہ رومن کیتھولک فرقہ پھر ترقی کر رہا ہے ...

اس کی طرف ہمیں زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے اس فرقہ میں بھی ایک نئی تحریک پیدا ہو رہی ہے اس کا زیادہ تر محرک گذشتہ پوپ تھا۔ اس تحریک کا نظریہ یہ ہے کہ عیسائیت سے باہر بھی نجات کا امکان موجود ہے۔ یہ نظریہ دراصل ان کے پہلے موقف میں بڑی بھاری تبدیلی کا آئینہ دار ہے۔ اس سلسلے میں مختلف واقعات اور مثالوں کا ذکر کرتے ہوئے محترم چوہدری صاحب نے بتایا کہ اس سے پہلے یہ لوگ کسی اور مذہب کو مذہب ہی تسلیم نہیں کرتے تھے۔ وہ کسی دوسرے مذہب کی مجالس میں بھی نہیں جاتے تھے۔ لیکن اب وہ اپنے مذہبی جلسوں میں بھی دوسروں کو مدعو کرنے لگے ہیں۔ محترم جناب چوہدری صاحب نے عیسائیوں کے موقف میں اس تبدیلی کے ثبوت کے طور پر موجودہ پوپ کا ایک بیان بھی پڑھ کر سنایا۔ جس میں اس نے دوسرے مذاہب سے تعلقات قائم کرنے کی ضرورت اور خواہش کا اظہار کیا ہے۔

چوہدری صاحب محترم نے عیسائیت کے مذہبی رجحانات کا جائزہ لینے کے بعد جاپان اور چین کے مذہبی رجحانات کا ذکر کیا اور بتایا کہ جاپان میں شنٹو ازم اور بدھ ازم کا دور دورہ ہے لیکن جاپانیوں میں تعصب بالکل نہیں ہے اور وہ خدمت خلق میں خوب حصہ لیتے ہیں۔ وہاں پر یہ مشہور ہے کہ ایک جاپانی بچپن میں اور جوانی میں شنٹو ازم کا پیرو ہوتا ہے مگر بڑھاپے میں وہ بدھ مذہب کو اختیار کر لیتا ہے۔ آپ نے بتایا کہ وہاں پر ہمارے ایک احمدی طالبعلم عبدالمنان خاں صاحب کی کوششوں سے ایک مخلص جماعت قائم ہو چکی ہے اور چونکہ ان لوگوں کو روحانیت کی تلاش ہے اسلئے وہاں پر تبلیغ اسلام کے لئے ایک وسیع اور سازگار میدان موجود ہے جس سے ہماری جماعت کو فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

آپ نے چین کے متعلق اپنے ذاتی مشاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اگر دنیوی نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو گذشتہ چند سالوں میں چینیوں نے اپنی قومی کمزوریوں اور برائیوں کو دور کر کے اپنے اندر حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر لی ہے جو قومی برائیاں صدیوں سے ان کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھیں انہیں ان لوگوں نے ایک قلیل عرصہ میں کلیۃً ترک کر ڈالا ہے۔ چنانچہ اب وہاں پر یہ حالت ہے کہ چوری۔ قتل و غارت۔ جوا۔ اور جنسی تعلقات میں بے راہ روی وغیرہ سے وہ بالعموم مجتنب ہیں گندگی سے بچاؤ اور صفائی کا التزام و اہتمام کرنے میں میرے نزدیک کوئی ایشیائی ملک اب ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

آخر میں آپ نے فرمایا ان خوبیوں کے باوجود چین میں لامذہبیت کا دور دورہ ہے۔ اور یہ لامذہبیت ہمارے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ وہ لوگ یہ پوچھتے ہیں کہ ہماری اقدار میں وہ کونسی کمی ہے جسے مذہب پورا کرے گا۔ اور وہ کونسی نئی چیز ہے جو مذہب کے اختیار کرنے سے ہمیں حاصل ہو گی۔ یہ سوال ہے جس کا جواب مگر ـــ عملی جواب ہم نے دینا ہے اسی جواب پر آئندہ اسلام اور احمدیت کی کامیابی کا انحصار ہے!

تقریر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب

محترم چوہدری صاحب کی تقریر کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب تقریر کے لئے تشریف لائے۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا:-

"مصلح موعود سے متعلق پیشگوئی"

محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنی تقریر کے آغاز میں پیشگوئی مصلح موعود کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ یہ پیشگوئی جس کا ثمرہ ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات گرامی کی صورت میں آج ہمارے درمیان موجود ہے جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کی مذہبی تاریخ میں ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہے کیونکہ آج مشرق و مغرب میں تبلیغ اسلام کا جو وسیع جال بچھا ہوا ہے۔ آج اس مقام پر جو دنیا کے کونے کونے سے ہم ہزارہا کی تعداد میں جمع ہوئے ہیں اور غلبہ اسلام کے لئے ہم جو جدوجہد کر رہے ہیں یہ سب اسی پیشگوئی کے ظہور کا فیض ہے۔ آپ نے اس پیشگوئی کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے اٹھارہویں صدی کے آخری حصہ میں اسلام کی حالت زار کا اور پھر اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور غیر مسلموں کو آپ کے چیلنج۔ نشان نمائی اور ان کے جواب اور آپ کے اس جذبہ جہاد کا ذکر فرمایا جس نے آپ کو اپنے رب سے ایک ایسا جانشین مانگنے پر مجبور کیا جو آپ کے ہی رنگ میں رنگین ہو کر اسلام کی سربلندی کے لئے جدوجہد کرتا چلا جائے۔ آپ نے پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ پڑھنے کے بعد اس بارے میں منکرین خلافت کے موقف کا ذکر کیا اور نہایت مدلل اور مؤثر رنگ میں ان کے خیالات کی تردید کی اور بتایا کہ جس رنگ میں اور جس پہلو سے بھی دیکھا جائے ان لوگوں کا موقف انتہائی نامعقول اور لغو نظر آتا ہے اور اس سے اسلام یا احمدیت کی تائید کی بجائے ان دشمنان اسلام کی تائید ہوتی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو اور آپ کی ذریت طیبہ کو نعوذ باللہ خائب و خاسر اور ابتر دیکھنا چاہتے تھے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنی تقریر کے آخری حصہ میں اہل پیغام کے دو اعتراضوں کی جن پر وہ خاص طور پر بہت زور دیتے ہیں۔ حقیقت واضح کی اور ناقابل تردید براہین و شواہد سے ثابت کیا کہ حضرت سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ اور ان کے متبعین حق و صداقت پر قائم ہیں۔ ہم اللہ تعالےٰ کے فضل سے پہلے سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ ترقی کی راہ پر گامزن ہیں۔ ہمارا جذبہ خدمت دین اور جذبہ عبادت بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ ہمارے مبلغین میں ہماری مساجد میں ہمارے اخبارات و رسائل میں ہمارے اثر و رسوخ میں اور ہماری مالی قربانیوں میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ماتحت ہر آن ترقی ہو رہی ہے اور یہ اللہ تعالےٰ کی وہ فعلی شہادتیں ہیں جن سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کاش اہل پیغام کے دل کی آنکھیں کھلیں اور وہ خدا تعالےٰ کے اس محبوب بندے کو پہچان سکیں جو اندھیروں کو روشنی سے بدل رہا ہے اور ایک عالم کا رخ نور اسلام کی طرف پھیر رہا ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر اوّل سے آخر تک نہایت دلچسپی اور محویت کے ساتھ سنی گئی۔ آپ کی تقریر کے دوران حاضرین جلسہ بار بار اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد اور حضرت مصلح الموعود زندہ باد کے نعروں سے اپنے جذبات کا اظہار کرتے رہے۔

غانا کے علاقائی پریذیڈنٹ حسن العطاء صاحب کی تقریر

محترم صاحبزادہ صاحب کی نہایت اثر انگیز تقریر کے بعد ہمارے افریقین احمدی بھائی جو غانا (مغربی افریقہ) کے علاقہ اشانتی کی جماعتہائے احمدیہ کے علاقائی پریذیڈنٹ ہیں یعنی الحاج الحسن عطاء صاحب نے حاضرین جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے اپنے علاقہ کے تمام احمدی احباب کی طرف سے انہیں السلام علیکم و رحمۃ اللہ پہنچایا اور پھر بتایا کہ افریقین احمدی اسلام اور احمدیت کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کا عزم رکھتے ہیں۔ آپ نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا آیئے! ہم سب مل کر پھر اپنے اس عہد کا اعادہ کریں کہ ہم اسوقت تک چین نہ لیں گے جب تک کہ اسلام اور احمدیت دنیا بھر میں سربلند نہ ہو جائے۔ حاضرین جلسہ نے نہایت جوش کے ساتھ ان کے اس عزم کی تائید کی۔ مکرم حسن العطاء صاحب کی اس تقریر کے ساتھ بارہ بج کر پانچ منٹ پر یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

لیڈر ـــ بقیہ صہ ۲

ہی بند کر دیا حالانکہ مجددین اپنے اپنے زمانے کے لحاظ سے اس مغالطہ کو دور کرتے رہے لیکن عقلیت نے جس طرح دوسری مذہبی اقوام کو غلط راستہ پر ڈال دیا ہے اسیطرح مسلمانوں کو بھی ڈال دیا اور انہوں نے بھی الہام و کشوف تک سے انکار کر دیا یا ان کی ایسی تشریح کر دی جو اسی مادی دنیا سے نہ کہ روحانی دنیا سے تعلق رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا تو خود مسلمانوں نے آپکی مخالفت کی اور آپکے الہامات کو شطحیات قسم کی چیز کہنے لگے۔ اس بنیاد پر جو اعتراضات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کئے گئے ان میں سے ایک جھوٹے مدعیان نبوت کی مثالیں بھی تھیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کا وہ اصول پیش کیا جس سے جھوٹے اور سچے مدعی نبوت میں امتیاز کیا جا سکتا ہے اور نہایت وضاحت سے اس کو پیش کیا۔ اسطرح آپ نے مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کے راستہ سے ایک بہت بڑی روک کو ہٹا دیا۔ تفہیمات ربانیہ کی پہلی فصل میں اسی مسئلہ کو بیان کیا گیا ہے یہ ایک مثال ہے جو ہم نے پیش کی ہے۔ اسی طرح بہت سے دیگر پہلوؤں کو غلط فہمیوں سے پاک کیا گیا ہے۔

الغرض مولوی ابوالعطاء صاحب نے اپنی اس تصنیف میں گویا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم الکلام کی تمہید پیش کی ہے جو مخالفین کے اعتراضات اور ان کے باصولب جوابات پر مشتمل ہے۔ اس لئے یہ کتاب ہر احمدی کے لئے پڑھنا ضروری ہے تاکہ اس کو اسلام کے متعلق مغالطوں اور ان کو دور کرنے کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو تشریحات کی ہیں ان کی طرف رہنمائی حاصل ہو۔

ولادت

۱۴ر دسمبر ۱۹۶۴ء کو کراچی میں اللہ تعالےٰ نے میری ہمشیرہ محترمہ فرحت اختر صاحبہ اہلیہ حافظ صالح محمد الٰہ دین پی۔ ایچ۔ ڈی کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود میرے والد محترم مولانا عبدالمالک خانصاحب مربی سلسلہ کراچی کا نواسہ اور مکرم سیٹھ علی محمد صاحب الٰہ دین آف سکندرآباد کا پوتا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام سلطان محمد تجویز فرمایا ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ صحابہ کرام اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ نومولود کی صحت۔ درازی عمر۔ خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کی دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (خاکسار عبدالرب انور۔ ایم۔ ایس سی سٹوڈنٹ کراچی)

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کے لئے

صدقات بھیجنے والے احباب

از ۵/۱۱/۶۴ تا ۱۵/۱۲/۶۴

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ذیل میں ان احباب کی بقیہ فہرست درج کی جاتی ہے جنہوں نے فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کے لئے صدقات کی رقوم بھجوائی ہیں ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان احباب کیلئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے صدقات قبول فرماتے ہوئے انکی مشکلات اور بیماریوں کو دُور فرمائے ۔

خاکسار درخواست کرتا ہے کہ احباب آئندہ بھی صدقات دیتے ہوئے اپنے نادار اور بیمار بھائیوں کا خیال رکھیں گے ۔ اور صدقات کی رقوم ان کے علاج کے لئے ہسپتال بھجواتے رہیں گے ۔

شیخ صدیق احمد صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان ۔۔۔ ۱۰ روپے
چوہدری محمد عبد السمیع صاحب شیخوپورہ ۰۰ — ۵ ،،
محمود عالم صاحب سیمنٹ ورکس روہڑی ۰۰ — ۲ ،،
والدہ صاحبہ چوہدری بشارت احمد صاحب کھاریاں ۰۰ — ۱۰ ،،
مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب ،، ۰۰ — ۴ ،،
چوہدری عبد الخالق صاحب ،، ۰۰ — ۲ ،،
،، عبد الستار صاحب معہ اہلیہ صاحبہ رسولپور بھابیاں ضلع سیالکوٹ ۰۰ — ۳ ،،
سلطان احمد صاحب چک نمبر ۹۸ سرگودھا ۰۰ — ۲ ،،
عبد الغنی صاحب دار النصر شرقی ربوہ ۰۰ — ۵ ،،
محمد عیسیٰ صاحب سیکرٹری مال کوئٹہ ۰۰ — ۱۰۰ ،،
سید سہیل احمد صاحب ڈی سی کشتیا مشرقی پاکستان ۰۰ — ۵۰ ،،
خواجہ محمد شریف صاحب گوجرانوالہ ۰۰ — ۵ ،،
نور الدین صاحب راولپنڈی ۰۰ — ۲ ،،
ملک محمد انور صاحب ،، ۰۰ — ۱ ،،
بشیر الدین احمد صاحب خاکی راولپنڈی ۰۰ — ۱۰ ،،
چوہدری رشید احمد صاحب ،، ۰۰ — ۱۰ ،،
ملک انور صاحب ،، ۰۰ — ۱ ،،
بشری محمود نواز صاحب کراچی ۰۰ — ۲۰ ،،
امۃ الباری صاحبہ ،، ۰۰ — ۵۰ ،،
بیگم مرزا سردار احمد صاحب ،، ۰۰ — ۱ ،،
بیگم راجہ بشیر احمد صاحب ،، ۰۰ — ۲ ،،
صادقہ طاہرہ بیگم حمید کرامت صاحب ،، ۰۰ — ۱۱ ،،
حبیبہ قدسیہ صاحبہ ،، ۰۰ — ۳ ،،
بیگم تاثیر صاحب ،، ۰۰ — ۱ ،،

قسط چہارم

امۃ المجید صاحبہ سول لائن لاہور ۰۰ — ۵ ،،
منشی سربلند صاحب ،، ۰۰ — ۱ ،،
غالب احمد صاحب ،، ۰۰ — ۱۰ ،،
حافظ عبد الکریم صاحب فضل نقل ریڈیو لاہور ۰۰ — ۳۸۰ ،،
سکینہ بی بی صاحبہ حلقہ نیلا گنبد لاہور ۰۰ — ۲ ،،
انوار الرحمٰن صاحب کراچی ۰۰ — ۴۲ ،،
رشید احمد صاحب محمود کراچی ۰۰ — ۱۰ ،،
منیر نواز صاحب ،، ۰۰ — ۴۰ ،،

والدہ صاحبہ حافظ عزیز احمد صاحب کراچی ۰۰ — ۸ روپے
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر مظہر الحق صاحب ،، ۰۰ — ۳۶ ،،
خواجہ محمد شریف صاحب گوجرانوالہ ۰۰ — ۵ ،،
آغا عبد الرحیم صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۰۰ — ۲ ،،
عطاء اللہ صاحب خوجیانوالی ضلع گجرات مع برادران محمد شفیع صاحب ۔ رشید احمد صاحب ۰۰ — ۱۵ ،،
بیگم صاحبہ سیف اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۰۰ — ۷۰ ،،
محمود احمد صاحب آرٹسٹ نشتر کالج ملتان ۰۰ — ۱۵ ،،
محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری مال ادرحمہ ۰۰ — ۱ ،،
بابو محمد عالم صاحب از احباب جماعت سرگودھا ۰۰ — ۳۳ ،،
اہلیہ صاحبہ عبد الحمید صاحب عارف لاہور ۰۰ — ۲ ،،
فہیم الرحمٰن صاحب حلقہ دار الذکر ،، ۰۰ — ۱ ،،
چوہدری محمد علی صاحب پروفیسر ربوہ ۰۰ — ۱۰ ،،
شیخ قدرت اللہ صاحب ،، ۶۰ — ۱ ،،
شیخ احمد علی صاحب ۔ محمودہ بیگم صاحبہ دختر حلقہ دار الذکر لاہور ۰۰ — ۵ ،،
سردار بشیر احمد صاحب چک چیمہ ضلع گوجرانوالہ ۰۰ — ۲ ،،
ضیاء الرحمٰن صاحب اکاؤنٹنٹ وقف جدید ربوہ ۰۰ — ۱ ،،
مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم رخصتی حال سرگودھا ۰۰ — ۱۰۰ ،،
ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی کارربوہ خود و والدین مرحومین ۰۰ — ۷ ،،
صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الحق صاحب پنڈی بھاگو ۰۰ — ۵ ،،
فقیر محمد صاحب سٹور کیپر ایجنسی ہسپتال گلگت ۰۰ — ۵ ،،
شریف احمد صاحب ہاشمی راولپنڈی ۰۰ — ۱۰ ،،
بیگم صاحبہ محمد اسحٰق صاحب کراچی ۰۰ — ۱۰۰ ،،
نصرت عبد الباری صاحب ،، ۰۰ — ۲۰ ،،
لئیق احمد صاحب ابن حافظ شفیق احمد صاحب احمد نگر ۰۰ — ۲ ،،
چوہدری سلطان احمد صاحب لمبر ار ربوہ ۰۰ — ۲ ،،
شیخ محمد صدیق صاحب قبولہ ضلع منٹگمری ۰۰ — ۲۰ ،،
آمنہ قمر آرا بیگم صاحبہ ہیڈ مسٹرس پائیلٹ گرلز ہائی سکول ۔ سرگودھا ۰۰ — ۱۰۰ ،،

رفیق الرحمٰن صاحب کراچی ۰۰ — ۱۰۰ روپے
رحمت رحیمہ صاحبہ ،، ۰۰ — ۵ ،،
خان صفدر علی خان صاحب ،، ۰۰ — ۲ ،،
محمد صادق صاحب سیکرٹری مال شبیر آباد اسٹیٹ ۰۰ — ۳ ،،
مرزا منظور احمد صاحب لاہور ۰۰ — ۲ ،،
بیگم صاحبہ شیخ عبد السمیع صاحب دار البرکات دھوبی گھاٹ لائل پور ۰۰ — ۵۰ ،،
عائشہ بی بی صاحبہ والدہ محمد یوسف صاحب قادیان ۰۰ — ۵۰ ،،
ہمشیرہ صاحبہ رفیق احمد صاحب ثاقب ،، ۰۰ — ۳۰ ،،
محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال از احباب جماعت مالو کے بھگت ۶۰ — ۱۱ ،،
شیخ حمید اللہ صاحب لائل پور ۰۰ — ۱۵ ،،
،، محمد یوسف صاحب ،، ۰۰ — ۱ ،،
،، دوست محمد صاحب شمس ،، ۰۰ — ۵ ،،
مبارک احمد صاحب باجوہ ٹی آئی کالج ربوہ ۰۰ — ۵ ،،
ماسٹر نقیر اللہ صاحب ربوہ ۰۰ — ۲۰ ،،
ملک بشیر احمد صاحب لاہور ۰۰ — ۵ ،،
محمد زبیر صاحب پارہ چنار ۰۰ — ۱۲۰ ،،
میاں خیر محمد صاحب دوکاندار ڈیرہ غازیخان ۵۰ — ۱۰ ،،
محمود احمد صاحب ولد شیخ محمد صدیق صاحب شملوی ڈھاکہ سمیانب اللہ صاحب و والدہ صاحبہ صالحہ خاتون صاحبہ ۰۰ — ۲۵ ،،

صوفی مبارک احمد صاحب بذریعہ محمد اسمٰعیل صاحب بقاپوری ۔ کراچی ۰۰ — ۴۰ ،،
چوہدری سلیم احمد صاحب پارسی کالونی کراچی ۰۰ — ۲۰ ،،
ملک محمد سعید صاحب معلم چک نمبر ۲۰ ڈیری فارم ضلع گجرات ۰۰ — ۵ ،،
صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ ۰۰ — ۵ ،،
محمد قاسم خان صاحب ربوہ ۰۰ — ۱ ،،
خادم حسین صاحب ۲۴/۵ دستگیر کراچی ۰۰ — ۱۰ ،،
چوہدری محمد انور حسین صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ ۰۰ — ۵۰ ،،
عبد الجلیل خان صاحب ربوہ ۰۰ — ۱ ،،
حلیمہ بیگم صاحبہ سیٹھی اہلیہ خواجہ محمد گل صاحب راولپنڈی ۰۰ — ۱۰ ،،
محمد الدین صاحب جٹ بڑ موضع بیو بیری ضلع گوجرانوالہ ۰۰ — ۵ ،،
بابو اللہ بخش صاحب ریٹائرڈ پوسٹماسٹر راولپنڈی ۰۰ — ۵ ،،
چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز کراچی ۰۰ — ۵۰ ،،
ملک منصور احمد صاحب گورنمنٹ آفیسرز کوارٹرز خیرپور ۰۰ — ۱۰ ،،
چوہدری محمد شریف صاحب فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ ۰۰ — ۱۰ ،،

(باقی)

ضروری اعلان

ماہ دسمبر ۱۹۶۴ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں ۔ براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے اپنے بلوں کی رقم دس جنوری ۱۹۶۵ء تک ضرور بھجوا دیں ۔ ورنہ دفتر ہذا مجبوراً بنڈلوں کی ترسیل روک دے گا ۔

مینیجر الفضل ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں!

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۶۵۹۹

میں محمد شفیع ہاشمی فلائیٹ سارجنٹ ولد محمد عظیم صاحب ہاشمی قوم قریشی ہاشمی پیشہ ملازمت عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۱۲۰ لاہور لائینز ملیر کینٹ ڈاک خانہ کراچی ۹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ چک دیہہ کچھیار کی ڈاک خانہ ہٹری تحصیل ٹنڈو محمد خان ضلع حیدر آباد سندھ میں ۳۰ ایکڑ ۱۴ گھنٹہ اراضی زرعی بطور عطیہ اصیغہ ملازمت سرکار بعوض -/۲۰۰ روپے فی ایکڑ ۲۰ سال کی اقساط پر ملی ہوئی ہے تین اقساط ادا کر چکا ہوں باقی ادا کرنی ہیں ابھی یہ زمین پوری طرح آباد نہیں ہوئی۔ اس لئے فی الحال اس سے کوئی آمد نہیں ہوتی بلکہ خرچ ہو رہا ہے یہ میری واحد ملکیت ہے میں اپنی مندرجہ بالا زرعی اراضی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں (۲) میں پاکستان ایئر فورس میں ملازم ہوں اور مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۲۵۰ روپے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد محمد شفیع ہاشمی بقلم خود گواہ شد شریف احمد سیکرٹری مال حلقہ ملیر کینٹ کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد سیکرٹری وصایا کراچی۔

مسل نمبر ۱۶۶۰۰

میں سیف الحق ولد چوہدری محمد عظیم صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸۷ مقبول آباد ڈاک خانہ کراچی ۵ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے کیونکہ میرے والد بفضل خدا حیات ہیں میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۱۰۵۰ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں داخل کرتا رہوں گا اگر میں اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اس وصیت کا نفاذ تاریخ تحریر سے سمجھا جائے۔ العبد سیف الحق بقلم خود گواہ شد خلیل الرحمٰن ولد حبیب الرحمٰن سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۶۶۰۱

میں خان مجیب الحق خان ولد خان ضیاء الحق خان صاحب قوم ککے زئی پٹھان پیشہ طالب علم ڈاکٹری عمر تقریباً ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ ڈاک خانہ کوئٹہ ضلع کوئٹہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۴/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب محترم خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور رحم سے بقید حیات ہیں میرے والد صاحب محترم نے میرے نام پر مبلغ دو صد روپے کے حصص کواپریٹو سٹور کوئٹہ اور مبلغ -/۵۰۰ روپے کے حصص جی ٹنز شوگر ملز کو دیئے ہوئے ہیں مجھے میرے والد صاحب حسب ضرورت جیب خرچ دیتے ہیں جو کہ اندازاً بیس روپے ماہوار ہے میں رقم حصص اور ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی نیز جو جائداد زندگی میں پیدا کروں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد خان مجیب الحق خان سیکنڈ ایئر بی ایس کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور کمرہ نمبر ۶۴ بدوم ہاسٹل میکلوڈ روڈ لاہور۔ گواہ شد سربلند بیگ پنشنر ہیڈ منشی محکمہ نہر میکلوڈ روڈ لاہور۔ گواہ شد۔ مظفر احمد ولد علی محمد ۱۱/۳۷ نسبت روڈ لاہور۔

مسل نمبر ۱۶۶۰۲

میں سید محمد علی شاہ ولد سید امام الدین شاہ صاحب قوم سید جیلانی پیشہ ریٹائرڈ ملازم عمر ۷۶ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۰۸ء ساکن 9/4-D.A ڈاکخانہ پنج گرائیں ضلع میانوالی حال کنٹونمنٹ کوارٹرز نمبر ا متصل البلال آئس فیکٹری ملتان چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) اس وقت چونکہ میں ریٹائرڈ ملازم ڈسٹرکٹ کونسل ہوں اس لئے مجھے کوئی پنشن نہیں ملتی میری اس وقت منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے البتہ مجھے اپنے بچوں کی طرف سے بے قاعدہ صورت میں مبلغ دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کا حصہ آمد بموجب شرح ۱/۱۰ تازیست ادا کرتا رہوں گا۔ میری غیر منقولہ جائداد بتعدادی ۱۵-۱ ایکڑ زمین واقع موضع 9/4-D.A ڈاکخانہ پنج گرائیں ضلع میانوالی ہے اس کی کل قیمت گورنمنٹ کی مقرر کردہ شرح کے لحاظ سے مبلغ -/۲۲۲۵ روپے بنتی ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ میری وصیت کی منظوری ملنے پر میں اس کے حصہ جائداد کی کل قیمت مبلغ -/۲۲۵ روپے نقد ادا کر دوں گا۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی جائداد پیدا کروں یا ثابت ہو تو اس کا حصہ وصیت ۱/۱۰ کی رو سے مجھ پر واجب الادا ہوگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ ہوگی۔ العبد سید محمد علی بقلم خود۔ گواہ شد۔ عبدالحکیم جوزا مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان چھاؤنی۔ گواہ شد عبدالرؤف سیکرٹری وصایا ضلع ملتان۔

مسل نمبر ۱۶۶۰۳

میں امۃ الرحیم زوجہ بشیر الدین احمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مردان ڈاک خانہ مردان ضلع مردان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۹/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے (۲) حق مہر مبلغ گیارہ صد روپے ہے جو کہ بذمہ خاوند ہے (۳) زیورات کڑے طلائی ایک جوڑی وزنی ۵ تولہ قیمتی -/۶۰۰ روپے کانٹے طلائی وزنی ۱/۲ ۱ تولہ قیمتی -/۲۰۰ روپے (۴) میرے والد صاحب مرحوم کا ترکہ بصورت مکانات و دکانات قیمتی بارہ ہزار روپیہ کا ہے جو بمقام ہیڈ ملی ضلع سیالکوٹ میں واقع ہے میرا اس میں شرعی حصہ مبلغ سات صد روپیہ کا بنتا ہے (۵) میں اس جائداد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی (۶) میری ماہوار آمد اس وقت ایک صد روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری وصیت یکم ستمبر ۱۹۶۴ء سے شمار کی جائے الامۃ امۃ الرحیم۔ گواہ شد میاں محمد حسین سیکرٹری مال مردان۔ گواہ شد چراغ دین مربی سلسلہ احمدیہ حال مردان۔

(نوٹ:- میں اپنی بیوی امۃ الرحیم صاحبہ کے مہر مبلغ -/۱۱۰۰ روپے جو میرے ذمہ واجب الادا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ العبد بشیر الدین احمد ولد مولوی چراغ دین صاحب مربی لیب در اسسٹنٹ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سیکرٹریٹ راولپنڈی۔ گواہ شد چراغ دین مربی سلسلہ احمدیہ پشاور ابن مولوی معین الدین صاحب مرحوم۔ گواہ شد عبدالشکور اظہر ولد غلام رسول گل بادشاہ جی جہانگیر پورہ پشاور شہر۔

مسل نمبر ۱۶۶۰۴

میں احمد الدین ولد حاکم قوم حجہ پیشہ زمینداری عمر تقریباً ۸۰ تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن چک ۹۹ شمالی ڈاک خانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۴/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد ڈیڑھ مربعہ زمین چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا میں ہے اور دس بیگھہ کوٹلی اماؤالی قلعہ صوبہ سنگھ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں اور میری وفات کے وقت جس قدر اور میری جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نیز اس جائداد کے متعلق میں ایک وضاحت کر دینا میں ضروری خیال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے چک ۹۹ شمالی سرگودھا والا ڈیڑھ مربعہ زمین بعارض طور پر اپنے سب لڑکوں میں مساوی طور پر تقسیم کر دی ہوئی ہے جس میں انہوں نے باغ لگوایا ہے اور لگوا رہے ہیں جس میں میرا کوئی دخل نہیں البتہ ہی میں اس کا حقدار ہوں۔ اس لئے بوقت وفات صرف زمین کی قیمت کا ۱/۱۰ حصہ میری طرف سے ادا ہوگا۔ اس جائداد کے علاوہ میری آمد کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ العبد احمد الدین۔ ۱۴/۴/۶۴ گواہ شد نذیر احمد لبر موصی گواہ شد غلام احمد لبرا پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی۔ ضلع سرگودھا۔

ضروری تصحیح

الفضل کے سالانہ نمبر ۱۹۶۴ء کے صفحہ ۲۱ پر "معجون نونل" کا اشتہار شائع ہوا ہے اس کی قیمت غلطی سے -/۸ روپے لکھ دی گئی ہے اس کی قیمت اصل میں -/۵ (پانچ روپے) ہے

۲- اسی سالانہ نمبر کے ص ۳۸ پر دوائی "فضل الٰہی" کا اشتہار درج ہے اس کی قیمت غلطی سے درج نہ ہو سکی۔ اس کی قیمت مکمل کورس سولہ روپے ہے احباب نوٹ فرمالیں۔ یہ دونوں دوائیں دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ سے ملتی ہیں

(منیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

تحریک چندہ برائے تعمیر مسجد ڈنمارک

احمدی خواتین اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے مالی قربانی کا شاندار نمونہ پیش کریں

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

جو بہنیں جلسہ سالانہ پر آئی تھیں ان کو معلوم ہو چکا ہے اور جو جلسہ سالانہ پر نہیں آسکیں انھوں نے الفضل میں پڑھ لیا ہوگا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خلافت کے پچاس سال پورے ہونے پر جماعت احمدیہ کی خواتین نے فیصلہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور تشکر کے طور پر وہ ایک مسجد اپنے چندہ سے تعمیر کروائیں گی جو ڈنمارک کے دار الخلافہ میں تعمیر کی جائیگی بہت سی لجنات نے اور بہت سی بہنوں نے اپنے وعدے جلسہ سالانہ کے موقع پر لکھوا دیئے تھے اور بڑی کثرت سے بہنوں نے نقد اور زیورات کی صورت میں چندہ دیا تھا۔ جن بہنوں نے ابھی تک وعدے نہیں لکھوائے وہ اپنے وعدے میرے نام بھجوا دیں۔ وعدہ بھجواتے وقت اپنا پورا پتہ لکھیں۔ نیز لجنات کی عہدہ دار جو اکٹھا وعدہ اپنی لجنہ کی طرف سے لکھوا گئی تھیں وہ اب تفصیل کے ساتھ وعدہ جات بھجوائیں۔ اس مسجد کا چندہ براہ راست دکیل المال تحریک جدید کو بھجوایا جائے لیکن ساتھ ہی سیکرٹری مال لجنہ مرکزیہ کو بھی اطلاع دے دی جائے۔ تین سو یا تین سو سے زیادہ چندہ لکھوانے والی بہن کا نام مسجد پر کندہ کروایا جائے گا۔ تمام لجنات ایک ماہ کے اندر اندر وعدہ جات کی فہرستیں بھجوا دیں اور پھر وصولی کا انتظام شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ آپ اپنی دیرینہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے شاندار قربانیاں دیں۔ اور مسجد لندن اور مسجد ہالینڈ کی طرح اب ڈنمارک میں بھی مسجد تعمیر کریں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

(خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ)

قومی اسمبلی کے انتخابات

راولپنڈی ۶ر جنوری۔ چیف الیکشن کمشنر مسٹر جی معین الدین نے بتایا کہ آج سے الیکشن کمیشن کا تین روزہ اجلاس شروع ہو رہا ہے اس میں اسمبلیوں کے انتخاب کے سلسلے میں انتظامات کو آخری شکل دی جائے گی۔ اجلاس کے بعد قومی اسمبلی کی حلقہ بندی کا اعلان کر دیا جائے گا اس کے بعد اس پر اعتراضات قبول کئے جائیں گے آٹھ جنوری کو کمیشن صدارتی امیدواروں کے نمائندوں کو مرتب کئے جانے والے بیلٹ پیپروں کی جانچ کے لئے بلائے گا۔ قومی اسمبلی کے انتخابات صوبائی اسمبلیوں سے پہلے ہوں گے توقع ہے کہ ۸ر فروری تک کمیشن قومی اسمبلی کے انتخاب کے لئے کاغذات نامزدگی طلب کرے گا۔

کراچی ۶ر جنوری۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو ۱۱ر جنوری کو روس روانہ ہو رہے ہیں وہ روس کے وزیر خارجہ سے مشترک مسائل پر بات چیت کریں گے۔

بھارت کو وسیع پیمانے پر فوجی امداد سے پاکستان کی سلامتی خطرے میں پڑ گئی ہے

امریکہ اور برطانیہ برصغیر میں جنگ کے شعلے بھڑکانا چاہتے ہیں!

راولپنڈی ۶ر جنوری۔ صدر ایوب نے اس بات کو انتہائی افسوسناک قرار دیا ہے کہ برطانیہ بھی امریکہ کی طرح بھارت کو جنگی ساز و سامان سے لیس کر رہا ہے حالانکہ پاکستان کو برطانیہ سے توقع تھی کہ وہ برصغیر کے متعلق اپنے تجربات کے پیش نظر اپنا اثر و رسوخ قیام امن کے لئے استعمال کرے گا۔ لیکن بدقسمتی سے برطانیہ نے ایسا نہیں کیا انھوں نے کہا کہ بھارت کو امریکہ۔ برطانیہ اور روس کی بھاری فوجی امداد سے پاکستان کے لئے تشویشناک صورت حال پیدا ہو گئی ہے کیونکہ یہ اسلحہ پاکستان کے خلاف استعمال ہوگا

صدر ایوب خان نے یہ بات برطانوی خبر رساں ایجنسی "رائٹر" کے نمائندہ رالف شا سے کل ایک انٹرویو میں کہی۔ انھوں نے کہا ہمیں اب برطانوی پالیسی کی دانشمندی پر شبہ ہونے لگا ہے جب کہ امریکی پالیسی کے متعلق ہمارا یہ شبہ ہے کہ یہ دانشمندانہ نہیں ہے۔

انھوں نے کہا کہ پاکستان اور برطانیہ کے تعلقات باہمی اعتماد کی بنیاد پر قائم ہیں اور یہ دونوں پرانے دوست ہیں ہماری خواہش ہے کہ یہ دونوں ہمیشہ دوست ہی رہیں۔ لیکن برطانیہ نے برصغیر کے متعلق اپنے تجربات کے باوجود جو پالیسی اختیار کی ہے اس کی دانشمندی میں ہمیں شبہ ہے صدر ایوب نے استفسار کیا، روس امریکہ اور برطانیہ کا اسلحہ بھارت کس کے خلاف استعمال کرے گا؟

صدر ایوب نے کہا چین اتنا احمق نہیں کہ بھارت پر حملہ کرے مزید براں مغربی ملکوں کی بھاری فوجی امداد کے ذریعہ چین اور بھارت کا جھگڑا کبھی طے ہونے سے رہا۔ بھارت کے لئے اسلحہ کے یہ اخراجات غیر ضروری ہیں اور اس سے بھارت کی کمر ٹوٹ جائے گی ان غیر ضروری اخراجات کا جواز مہیا کرنے کے لئے بھارت کوئی مہم کا آغاز کرنا ہوگا اور چونکہ بھارت پاکستان کو دشمن نمبر ایک سمجھتا ہے اس لئے یہ اسلحہ ہمارے خلاف استعمال ہوگا۔ اس کے علاوہ بھارت دوسرے ملکوں سے اپنے اختلافات طے کرنے کے لئے پرامن طریقہ اختیار کرنے کی بجائے فوجی ذرائع اختیار کرے گا۔

صدر ایوب نے کہا بھارت پر اس فوجی امداد کا اثر بالکل الٹ ہوگا اور اس سے بھارت میں استحکام پیدا نہ ہو سکے گا۔ مزید براں بھارت فوجی امداد کو اس طرح استعمال کرے گا کہ چین کے موقف کو تقویت پہنچے گی۔

انھوں نے کہا مغربی ملکوں نے بھارت کو اس قدر فوجی امداد دی ہے کہ اس کی فوجی طاقت پاکستان کے مقابلہ میں چھ گنا ہو گئی ہے اس لئے جس مقصد کے لئے یہ امداد دی گئی ہے اس کو سخت نقصان پہنچا ہے اور اس کا الٹا اثر ہوا ہے ہم نے اس سلسلہ میں جو کچھ کہا برطانیہ اور امریکہ پر اس کا مطلق اثر نہیں ہوا جو بہت افسوسناک بات ہے۔

کراچی میں قانون شکنی کرنے والوں کو گولی مارنے کا حکم

چھرا گھونپنے کی وارداتوں کے بعد متاثرہ علاقوں میں دوبارہ کرفیو کا نفاذ

کراچی ۶ر جنوری۔ کراچی کے فساد زدہ علاقوں۔ لیاقت آباد۔ ناظم آباد۔ اور گولی مار میں کل کرفیو اٹھنے کے بعد پھر شدید تصادم ہوا جس کے باعث چھ افراد زخمی ہو گئے تین رکشا اور ایک دومنزلہ بس جلا دی گئی۔ چنانچہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ان علاقوں میں دوبارہ کرفیو نافذ کر دیا متاثرہ علاقوں میں فوج گشت کر رہی ہے فوج اور پولیس کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ لوٹ مار اور آتش زنی کی وارداتیں کرنے والوں کو گولی مار دیں۔

ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس مسٹر آصف مجید نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ پولیس کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنے والوں پر بھی گولی چلا دے چنانچہ پانچ سے زیادہ افراد کے اجتماع پر بھی گولی چلا دی جائے گی۔ اور پولیس دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے لئے سخت کارروائی کرے گی۔

۶۵ افراد جو ٹرکوں میں سوار مختلف بازاروں میں نعرے لگاتے پھر رہے تھے گرفتار کر لئے گئے۔ پرسوں رات متاثرہ علاقوں کے لوگوں نے شرپسندوں کی سرگرمیوں کے خوف سے بے چینی میں کاٹی۔

ولادت

برادرم مکرم خالد ہدایت صاحب بھٹی منیجر نیشنل بینک آف پاکستان چنیوٹ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۸ر دسمبر ۱۹۶۴ء کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے، نومولود منشی عطاء اللہ صاحب مرحوم کا پوتا اور مولانا شیخ عبد القادر صاحب مربی لاہور کا نواسہ ہے، احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی اور صحت والی زندگی عطا فرمائے نیز بچہ کے خادم دین ہونے کے متعلق بھی دعا فرمائی جائے۔

(سعید احمد عالمگیر افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

دعائے مغفرت

میرے ماموں ملک عنایت اللہ صاحب ولد چوہدری محمد رمضان صاحب (پنجاب) ریلوے روڈ گجرات شہر مختصر سی علالت کے بعد ۴ر کو صبح ۵ بجے وفات پا گئے ہیں مرحوم کے چھوٹے چھوٹے بچے بظاہر بے سہارا رہ گئے ہیں احباب جماعت دعائے مغفرت فرمائیں اور یہ بھی دعا کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو احمدیت پر قائم رکھے۔ (نسیم احمد بی اے دیو سماج ہوسٹل۔ سنت نگر۔ لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴